

بِقَدْرِ تَعَبٍ كَمَا أَنَّ تَبَدُّلَ قَوَائِمِ إِذْلَالَةٍ

بِقَدْرِ تَعَبٍ كَمَا أَنَّ تَبَدُّلَ قَوَائِمِ إِذْلَالَةٍ

سالانہ  
مالک غیر  
۱۵ روپے

# بکری

ہفت روزہ

قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقا پوری  
نائب ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

میں خدا کی طرف سے  
ایک قدرت کے رنگ  
میں ظاہر ہوا اور میں خدا  
کے ایک مجسم قدرت ہوں  
اور میرے بعد بعض اور  
وجود ہونگے جو دوسری  
قدرت کا مظہر  
ہوں گے۔ (الوصیۃ منہ)



شبیب مبارک حضرت شیخ محمد یوسف نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول

تمہارے لئے دوسری  
قدرت کا بھی دیکھنا  
ضروری ہے اور اسے  
انتمہارے لئے بہتر  
ہے۔ کیونکہ وہ راضی  
ہے جسے کا سلسلہ  
قیامت تک منقطع  
نہایت ہوگا۔ (الوصیۃ منہ)



شبیب مبارک حضرت شیخ محمد یوسف صاحب خلیفۃ المسیح اول

## قدرت ثانیہ کے تین مظہر



شبیب مبارک حضرت شیخ محمد یوسف صاحب خلیفۃ المسیح اول







# جماعت احمدیہ میں خلافت علی منہاج نبوت کا قیام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی واضح تحریک کی روشنی میں

ذیل میں افادہ احباب کی خاطر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند ایسے واضح اور اہم ارشادات نقل کئے جاتے ہیں جن سے آفتابِ نیمروز کی طرح عیاں ہو جاتا ہے کہ حضور علیہ السلام کے بعد جماعت احمدیہ میں بھی خلافت علی منہاج نبوت کا قیام کتنا ضروری اور ناگزیر ہے۔ نیز یہ کہ ان مفید اور ہمیشہ قیمتی حوالہ جات کی موجودگی میں غیر مباینین حضرات کا نظام خلافت سے انکار کرنا ناروا ہی نہیں بلکہ ضد اور سراسر ہٹ دھرمی کے مترادف ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ان واضح ارشادات پر کما حقہ غور کرنے اور حق کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ایڈیٹر

اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا اس کی نسل سے ایک ایسے شخص کو پیدا کرے گا جو اس کا جانشین ہوگا اور دینِ اسلام کی حمایت کرے گا۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۱۲)

⑤

جماعت کے لئے واجب الطاعت امام

”اگر ہندو صاحبانِ دل سے ہمارے ساتھ صفائی کرنا چاہتے ہیں تو وہ بھی ایسا ہی اقرار لکھ کر اس پر دستخط کر دیں اور اس کا مضمون بھی یہ ہوگا کہ ہم حضرت محمد مصطفیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور نبوت پر ایمان لاتے ہیں اور آپ کو سچا نبی اور رسول سمجھتے ہیں۔ آئندہ آپ کو ادب اور تعظیم کے ساتھ یاد کریں گے۔ جیسا کہ ایک ماننے والے کے مناسبتاً ہے۔ اور اگر ہم ایسا نہ کریں تو ایک بڑی رحم تاذان کی جو تین لاکھ روپے سے کم نہیں ہوگی احمدی سلسلہ کے پیشرو کی خدمت میں پیش کریں گے۔ یاد ہے کہ ہماری احمدی جماعت اب چار لاکھ سے کچھ کم نہیں ہے، اسلئے ایسے بڑے کام کے لئے تین لاکھ روپیہ چندہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ اور جو لوگ جماعت سے ابھی باہر نہیں دراصل وہ سب پرانے طبع اور پرانے خیال میں کسی ایسے لیڈر کے ماتحت وہ لوگ نہیں ہیں جو ان کے نزدیک واجب الطاعت ہے۔ اس لئے میں ان کی نسبت کچھ نہیں کہہ سکتا۔“

(رسالہ پیامِ رحمت قطع خورد صفحہ ۲۰-۲۱)

⑧

خلیفہ ظلِ رسول ہوتا ہے

”جو کہ کسی انسان کے لئے بھی دائمی طور پر بقا نہیں لہذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشراف و اولیٰ ہیں غلطی طور پر ہمیشہ کے لئے تاقیامت قائم رکھے۔ سو اس غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو جو برکاتِ تادینا بھی اور کسی زمانہ میں برکاتِ رسالت سے محروم نہ رہے۔“

(رسالہ پیامِ رحمت قطع خورد صفحہ ۲۱-۲۲)

⑨

قرآن کریم میں دائمی خلافت کا وعدہ

”ان آیات کو اگر کوئی شخص قائل اور خود کی نظر سے دیکھے تو میں کیونکر کہوں کہ وہ اس بات کو سمجھ نہ جائے کہ خدا تعالیٰ اس اُمت کے لئے خلافت دائمی کا صاف وعدہ فرماتا ہے اگر خلافت دائمی نہیں ہوتی تو قرآن مجید میں

تعالیٰ نے چاہا کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ سے یہ دونوں شوق ظہور میں آجائیں۔“

(سبزا شتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء)

④

خلیفہ اور اس کا اولین کام

”صوفیائے لکھا ہے کہ جو شخص کسی شیخ یا رسول اور نبی کے بعد خلیفہ ہونے والا ہوتا ہے تو سب سے پہلے خدا کی طرف سے اس کے دل میں حق ڈالا جاتا ہے۔ جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں تو دنیا پر ایک زلزلہ آجاتا ہے۔ اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے۔ مگر خدا کسی خلیفہ کے ذریعہ اس کو مٹاتا ہے۔ اور پھر گویا اس امر کا از سر نو اس خلیفہ کے ذریعہ اصلاح و استقام ہوتا ہے۔“

(اخبار الحکم ۱۲ اپریل ۱۹۰۸ء)

⑤

ایک حدیث اور اس کی تشریح

”ثم یسافر المسیح الموعود اور خلیفۃ من خلفائہ الی ارض دمشق“ یعنی پھر مسیح موعود یا اس کے خلفاء میں سے کوئی خلیفہ دمشق کی طرف سفر کرے گا۔“

(حمامۃ البشری ص ۲۵)

⑥

ذریعہ طیبہ میں ایک جامعہ کا وعدہ

”اور یہ پیش گوئی کہ مسیح موعود کی اولاد

مرتبہ اپنا زبردست قدرت ظاہر کرنا ہے اور گری ہوئی جماعت کو سنبھال لینا ہے پس وہ جو آخر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس مجزہ کو جو کچھ چاہے پھیرا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وقت میں ہوتا۔ جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔ اور بہت سے باوید نشین نادان مزبور ہو گئے۔ اور صاحب بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔ اور اس کو نابود ہوتے ہوئے قیام لیا۔ اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَ لَیَمُکِّنَنَّ لَہُمْ دِیْنَہُمْ الَّذِیْ اَرَضٰی لَہُمْ وَ لَیَبْدِلَنَّہُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِہُمْ اَمْنًا ط (الوصیت صفحہ ۶۱۵)

④

دو قسم کے ہیں

”سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ ہی ہے کہ خدا تعالیٰ نے دو قدریں دکھلاتا ہے۔ تا مخالفوں کی دم جھوٹی خوشیوں کو پال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔“

(ایضاً ص ۵)

③

نزولِ رحمت

”دوسرے طریق انزالِ رحمت کا ارسال مرسلین و نبیین وائمہ و اولیاء و خلفاء ہے تا ان کی اقتداء و ہدایت سے لوگ راہِ راست پر آجائیں اور ان کے نمونہ پر اپنے بس بنا کر نجات پاجائیں۔ سو خدا

① خدا تعالیٰ کی ایک قدیم سنت

”یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ اور ان کو غلبہ دیتا ہے۔۔۔۔۔ جس رااستبازی کو وہ دینا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تحسیری انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا۔ بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے، مخالفوں کو ہنسی اور شٹے اور طعن اور تشنیع کا موقع دے دیتا ہے۔ اور جب وہ بھی اور شٹے کر چکے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے۔ اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر تمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔“

غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زدہ میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اسبیر جماعت نابود ہو جائے گی۔ اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں۔ اور ان کی کمری ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور کئی بد قسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری



# مقام خلافت

## حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا واضح مسئلہ

ذیل میں حضرت حاجی الرحمن مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چند مفید اور کارآمد حوالے ہدیہ قارئین کئے جاتے ہیں۔ جن پر سرسری نظر ڈالنے سے ہی جہاں یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ میں خلافت علیٰ منہاج نبوت کے قیام کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح اولیٰ کا کیا مسلک تھا۔ وہاں اکابرین غیر مبایعین کی ان خفیہ ریشہ و دانیوں کا پردہ بھی چاک ہو جاتا ہے جو انہوں نے عہد خلافتِ اولیٰ میں ہی شروع کردی تھیں۔ — ایڈیٹر

### ایک ناقابل فراموش نکتہ

ایک نکتہ قابل یاد دہانی ہے کہ جس کے اظہار سے میں باوجود کوشش کے رک نہیں سکتا وہ یہ کہ میں نے حضرت خواجہ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا۔ ان کو قرآن شریف سے بڑا تعلق تھا۔ ان کے ساتھ مجھے بہت محبت تھی۔ ۷۸ برس تک انہوں نے خلافت کی۔ ۲۲ برس کی عمر میں وہ خلیفہ ہوئے۔ یہ بات یاد رکھو میں نے کسی خاص مصلحت اور خالص بھلائی کے لئے کبھی ہے۔ (بدر ۲۴ جولائی ۱۹۱۰ء)

### انجمن یا ایک واجب لاطاعت خلیفہ

”ابشرا مٹاوا جدا نتمیعه۔ امام ایک ہی ہونا چاہیے تاکہ وحدت قائم رہے اس زمانہ میں بھی ایسے لوگ ہیں جو ایک کی اطاعت کو گراہی اور معصیت کا موجب سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ بات غلط ہے۔ ایسے خیالات کے لوگوں کے لئے یہ آیت غور طلب ہے۔ خدا جسے خلیفہ مقرر کرتا ہے اسے اپنی جناب سے مؤید و منصور کرتا ہے۔ خدا اُسے ایسی غلطی میں نہیں ڈالتا جس سے قوم تباہ ہو۔ شورے اس لئے نہیں ہوتا کہ وہ بالضرور اس کی اتباع کرے بلکہ وزراء کی رائیں اس کی بمنزلہ آئینہ کے ہوتی ہیں۔ کہ ان میں اپنی رائے کا حسن و قبح دیکھ لے“ (درس القرآن صفحہ ۵۷۲)

### خلیفہ معزول نہیں ہو سکتا

”خلافت کیسری کی دکان کا سوڈا اور نہیں تم اس بکھیرے میں کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتے نہ تم کو کسی نے خلیفہ بنانا ہے اور نہ میری زندگی میں کوئی اور بن سکتا ہے۔ پس جب میں مقرر ہوں تو پھر وہی کھڑا ہوگا جس کو خدا چاہے گا اور خدا اس کو آپ کھڑا کر دے گا۔“ تم نے میرے ہاتھوں پر اقرار کئے ہیں تم خلافت کا نام نہ لو۔ مجھے خدا نے خلیفہ بنا دیا ہے۔ اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کرے۔ اگر تم زیادہ زور دو گے تو یاد رکھو میرے پاس ایسے خالد بن ولید ہیں جو تمہاری عزت و دل کی طرح معزول کر سکتے“ (بدر ۲ جولائی ۱۹۱۲ء)

### خلیفہ پر اعتراض کرنا سعادت مند کی نہیں

”میں نے ہمیں بار بار کہا ہے اور قرآن مجید سے دیکھایا ہے کہ خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ آدم کو خلیفہ بنایا جس نے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے جاہل فی الارض خلیفہ اس خلافت آدم پر فرشتوں نے اعتراض کیا۔۔۔ مگر انہوں نے اعتراض کر کے کیا پھل پایا؟ تم قرآن مجید میں پڑھ لو انرا نہیں آدم کے لئے مجبور کرنا پڑا۔ پس اگر مجھ پر کوئی اعتراض کرے اور وہ اعتراض کو قبول فرماتے ہیں تو میں اسے اس کے لئے مجبور کرنا پڑا۔ اور اگر وہ ابناء اور استغبار کو اپنا شمار بنائے کہ ابلیس بننا ہے تو پھر یاد رکھو کہ انہیں کو آدم کی مخالفت سے کیا پھل دیا۔ میں پھر کہتا ہوں کہ اگر کوئی فرشتہ بن کر بھی میری خلافت پر اعتراض کرے تو میری منہ غرت اُسے اُس جہنم کا طرفہ لے آئے گی“ (بدر ۲ جولائی ۱۹۱۲ء)

### کھول کر سنو! اب اگر اس معاہدہ کے خلاف کر دے تو خاتمہ ہوتا ہے

فلو بہم کے مصداق ہو گے۔ میں نے نہیں یہ کیوں نہ بنایا۔ اس لئے کہ تم میں حضرت زاقم ہیں۔ جو بار بار کفر و خیال دکھاتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ وہ مجھ سے بڑھ کر جانتے ہیں۔ ”خدا نے جس کام پر مجھے مقرر کیا ہے میں بڑے زور سے خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اس کرتے کو ہرگز نہیں اتار سکتا۔ اگر سارا جہان بھی اور تم بھی میرے مخالف ہو جاؤ تو میں بالکل تمہاری پرواہ نہیں کرتا اور نہ کروں گا۔ تم معاہدہ کا حق پورا کرو پھر دیکھو کس قدر ترقی کرتے ہو۔ اور کیسے کامیاب ہوتے ہو۔۔۔۔۔۔ مجھے ضرور کچھ کہنا پڑا ہے۔ اس کا میرے ساتھ وعدہ ہے کہ میں تمہارا ساتھ دوں گا مجھے دوبارہ بیعت لینے کی ضرورت نہیں، تم اپنے پہلے وعدہ پر قائم رہو۔ ایسا نہ ہو کہ اتفاق میں مبتلا ہو جاؤ۔۔۔۔۔۔ جلد باری سے کوئی فتنہ منہ سے نکالنا آسان ہے مگر اس کا نکلنا بہت مشکل ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تمہاری نسبت نہیں بلکہ ان کے خلیفہ کے اختیار کی نسبت بحث کر رہے ہیں مگر تمہیں کب معلوم کہ وہ الیکٹرک اور موزا صاف سے بھی بڑھ کر آئے“ (اخبار بدر ۲۱ اکتوبر ۱۹۰۹ء)

### خلیفہ خدا بنانا ہے

”مجھے نہ کسی انسان نے نہ کسی انجن نے خلیفہ بنایا ہے اور نہ میں کسی انجن کی اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے پس خدا کو نہ کسی انجن نے بنایا ہے اور نہ میں اس کے بنانے کی قدر کرتا ہوں۔ اور اس کے چھوڑ دینے پر خدا کو بھی نہیں۔ اور نہ اس کی کسی طاقت ہے کہ وہ اس خلافت کی ردا کر مجھ سے چھین لے“ (بدر ۲ جولائی ۱۹۱۲ء)

### استحقاق خلافت کیلئے آپ کی کثرت

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے بابرکت خیر خلافت میں ہی جب کچھ غنتہ پرواز لوگوں نے منع کیا خلافت کو گرا ناسا ہا تو حضور نے اعلان فرمایا کہ: ”تم نے اپنے عمل سے مجھے اتنا دکھ دیا ہے کہ میں اس حسد و حسد میں بھی کھڑا نہیں ہوا ہوں جو تم لوگوں کا بنایا ہوا ہے۔ بلکہ میں اپنے پیروں کا مسجد میں کھڑا ہوا ہوں“ (اخبار بدر ۲۱ اکتوبر ۱۹۰۹ء)

### خلیفہ کے نہیں اسطاعت کاملہ

نیز فرمایا کہ: ”کیا جانتا ہے کہ خلیفہ کا کام صرف نماز پڑھنا یا پھر بیعت لینا ہے۔ یہ کام تو ایک کواں بھی کر سکتا ہے۔ اس کے لئے کسی خلیفہ کی ضرورت نہیں۔ بیعت وہ ہے جس میں کامل اطاعت کی جائے اور خلیفہ کے کسی ایک حکم سے بھی انحراف نہ کیا جائے“ (ایضاً)

### معرفت کا ایک نکتہ

”حضرت صاحب کی تصنیف میں معرفت کا ایک نکتہ ہے وہ ہمیں کھول کر سنانا ہوں۔ جس کو خلیفہ بنانا تھا اس کا معاملہ تو خدا کے سپرد کر دیا اور ادھر چودہ اشخاص (مقتدین صدر الزین احمدیہ ناقص) کو فرمایا کہ تم پہلی خلیفۃ المسیح ہو تمہارا فیصلہ قطعی فیصلہ ہے۔ اور گورنمنٹ کے نزدیک بھی وہی قطعی ہے۔ پھر ان چودہ کے پیروہ کو بانٹ دیا کہ ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کرادی کہ اس کو اپنا خلیفہ مانو۔ اور اس طرح نہیں رکھنا کہ دیا۔ پھر نہ صرف چودہ کا بلکہ تمام قوم کا میری خلافت پر اجماع ہو گیا۔ اب جو اجماع کے خلاف کرنے والا ہے وہ خدا تعالیٰ کا مخالف ہے۔۔۔۔۔۔ پس تم کان

### آخری شریکی و عیسائی

”میرا بائبل میں متقی ہو، ہر دعویٰ، عالم باعمل، حضرت صاحب کے پرائے اور سنئے احباب سے سلوک چشم پوشی درگذر کو کام لاوے۔ میں سب کا غیر خواہ تھا۔ وہ بھی غیر خواہ رہے۔ قرآن و حدیث کا درس جاری ہے والسلام“ (الحکم ۷ مارچ ۱۹۱۲ء)



# آیت اختلاف میں اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ سے مختلف مشکلوں میں قیامِ امت کے لیے کیا ہے

مجددیت عظمیٰ اور خلافت عظمیٰ اب قیامت صرف حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل متبع اور کامل امتی ہی کی حیثیت میں مجید خدائی خلیفہ قرار دیا ہے

نئی صدی کے سر پہلے مجددین کی طرح کسی نئے مجدد کی آمد کا ال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ البتہ خلافت راشدہ اور خلافت ائمہ کا سلسلہ ہمیشہ جاری ہوگا

مجلس انصار اللہ مرکز ساسا الاناجتماع میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث علیہ السلام کی نہایت اہم تقریر

فرمودہ ۲۷ اثناء ۱۳۶۸ھ (مطابق ۲۷ اکتوبر ۱۹۴۸ء)

منورہ فائزہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-  
قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ  
فَإِنْ تَوَلَّوْا فَمَا عَلَيْهِمَا مَأْ حِمْ  
فَعَلَيْكُمْ مَا حَبَلْتُمْ أَنْ تَطِيعُوا  
تَقْتَدُوا وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ  
الْمُبِينُ - وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ  
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيُخْلِفَنَّهُمْ فِي  
الْأَرْضِ كَمَا أَشْرَفْتُمْ أَنْ تَنْتَ مِنْ  
قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي  
ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ  
خَوْفِهِمْ أَمْنًا - لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى النَّاسِ لَوْلَا  
رِسَالَتِي لَفَسَدَتِ أَعْيُنُكُمْ وَالْأَفْئِدَةُ  
مِنْ شَيْءٍ مَنِ كُفِّرَتْ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ  
هُمُ الْفَاسِقُونَ (النور - ۵۵)

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں

اللہ کی اطاعت اور رسول کی اطاعت کا حکم  
دیا ہے اور بتایا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم کی صرف یہ ذمہ داری ہے کہ وہ کھول کر  
الہی احکام اور شریعت کے ارشادات کو دنیا  
کے سامنے پیش کریں اور مومنوں کی یہ ذمہ داری  
ہے کہ وہ ان احکام کی بجا آوری میں اطاعت  
کا مل کا نمونہ دکھلا دیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے  
یہ وعدہ دیا کہ اگر تم کامل اطاعت کا نمونہ  
دیکھا دے گے تو ان راہوں کی طرف ہمیں ہدایت  
دی جائے گی جن پر دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا  
حاصل کرنا جاسکتی ہے۔ اور یہ بھی وعدہ دیا  
گیا کہ اگر تم کامل اطاعت کا نمونہ دکھاؤ گے تو  
اللہ تعالیٰ تمہاری بشری کمزوریوں کے پیش نظر  
ملاقات حق کا نظام تم میں جاری کرے گا۔ اور  
ایسے لوگ پیدا ہونے لگیں گے جن کا تعلق  
پختہ اور کامل طور پر اپنے رب سے ہوگا۔ وہ

اپنے اور تمہارے رب کے منشاء کے مطابق  
تمہاری راہنمائی کرتے رہیں گے۔ اور تمہیں سہارا  
دیتے رہیں گے۔ تمہاری غفلتوں، سستیوں  
اور کوتاہیوں کو دور کرنے کی کوشش کرتے  
رہیں گے اور ان نیک اعمال کی طرف راہنمائی  
کرتے رہیں گے جو حالات حاضرہ کا تقاضا ہو  
اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو بہت سے احکام  
دے دیے ہیں ان میں سے

## ایک حکم تو یہ ہے

کہ ہم ملکی قوانین کا احترام کریں۔ اور حکومت  
وقت کے ساتھ تعاون کریں۔ یہ ایک ایسی  
چیز ہے جس کی بنیاد اسلامی احکام کے  
مطابق ہے۔ (یعنی اطاعت قانون اور حکومت  
وقت سے تعاون) گو ظاہر ہے اس کا تعلق  
سیاست سے ہے۔ اللہ نے ہمیں ہمیشہ ہم پر یہ  
آواز دے کے جاتے رہے ہیں کہ تم خوشامدیوں  
کی جماعت ہو۔ لیکن ایسے آواز سے کہنے والے  
یہ نہیں سمجھتے کہ ہم دنیا سے کوئی محبت اور  
پیار نہیں رکھتے۔ لیکن ہمیں اس بات پر  
اعلیٰ وجہ البصیرت قائم کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ  
کی منشاء اور مرضی کے مطابق ہم اپنی زندگیوں  
کو گزاریں خواہ دنیا جو مرضی سمجھے جو مرضی کہے  
اس سے ہر ضرر جماعت کا فرض ہے کہ وہ

## ملکی قانون کا احترام

کرے اور ہر جائز اور معروف کام میں حکومت  
وقت کے ساتھ تعاون کرے۔ اور تعاون کرے۔  
اسی قسم کے فتنہ کا باعث نہ بنے  
امن اور صلح اور آسائشی کی فضا جیسا کہ دنیا  
کی ہر عقل حکومت اپنے ملک میں قائم کرنا

چاہتی ہے امن اور صلح کی فضا کو قائم  
کرنے کے لئے حکومت وقت کے ساتھ  
تعاون اور تعاون کرے۔ جو ایسا نہیں کرتا وہ  
شاید دنیا کے ایک حصہ کو خوش کر سکے لیکن  
یقیناً وہ اپنے رب کو ناراض کرنے والا ہوگا  
پس ہم

## حکومت سے تعاون اور قانون کی پابندی

اس لئے کرتے ہیں کہ ہمارا رب ہمیں کہتا ہے  
کہ ایک کروڑ ورنہ میں تم سے ناراض ہو جائیگا  
اور اللہ کی ناراضگی کی ہمیں زیادہ پروا ہے  
یہ نسبت ان ناراضگیوں کے جن کا اظہار  
بعض دنیا داروں کی طرف سے ہوتا ہے

## ایک دوسرا حکم

جو اللہ کی اطاعت اور رسول کی اطاعت کے  
بنیادی حکم کے تحت ہمیں ملتا ہے۔ (ایسے  
سینکڑوں احکام ہیں۔ میں اس وقت ان  
میں سے دو یا تین کو بول گیا) ایسے نفوس  
کا تربیت اور اپنے بچوں اور خاندان اور اپنے  
ماحول کی تربیت سے جب اللہ تعالیٰ کے  
نامور کا زمانہ گزارا جاتا ہے تو وہ طاقتیں جو  
خدا تعالیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے  
خلافت اماء اور غمہ اور غضب رکھتی ہیں وہ  
سمجھتی ہیں کہ پہلی نسل ہم سے پیچ گئی اور دوسری  
بھی پیچ گئی۔ اب تیسری نسل پر حملہ آور ہو کر  
اس مقدمہ میں اپنی تحریک کو ناکام کر دیں  
مقدمہ کے لئے اسے کھڑا کیا گیا ہے۔ میں دیکھتا  
ہوں کہ ہمارے بعض گھروں میں بدعات اور  
رسوم رائج ہو رہی ہیں۔ مجھے حیرانی ہوتی ہے  
کہ میری ذات میں بعض دفعہ اس قسم کا

سوال بھی ہوتا ہے کہ نفوذ اور گندے کونے  
جائز ہیں یا نہیں۔ اس سے قیہ ہوتا ہے  
کہ تربیت میں ایک حد تک کمی آگئی ہے  
ان گھروں میں۔ کہ انہیں یہ بھی معلوم نہیں  
کہ ہمارا سارا توکل اور ہمارا سارا بھروسہ  
اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہے۔ وہی ہمارا  
سہارا ہے اور اس نے ہمیں ہمدردی ہر ضرورت  
اور کمزوری کے وقت سہارا دینے کے لئے  
جن راہوں کو جن طریقوں کو تجویز کیا ہے وہی  
طریقے صحیح اور درست ہیں اور ان سے اوپر  
اُدھر ہونا خدا کے غضب کا موجب بن جائیگا  
احکام شریعت کی پوری پابندی اور سنت نبوی  
صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع ہمارے  
لئے ضروری ہے۔ ہماری بیویوں کے لئے ضروری  
ہے۔ ہمارے بچوں کے لئے ضروری ہے۔ ہمارے  
ماحول کے لئے ضروری ہے اور یہ ذمہ داری لازمہ  
جماعت کے اس گروہ پر پڑتی ہے جو عمر کے  
لحاظ سے انصار کہلاتے ہیں۔ جماعتی نظام میں  
بھی انہیں کا اثر اور نفوذ زیادہ ہوتا ہے۔ قرآن  
عمر کے ہوتے ہیں زیادہ تجربے والے ہوتے  
ہیں۔ جمعی تربیت یافتہ ہوتے ہیں۔ یہ تو ہم  
ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ دوست  
کی گمراہی ہمیں ٹیکٹ نہیں پہنچا سکتی اگر آپ  
ہدایت پا جائیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہے  
کہ آپ نے ان تمام احکام کی دفعہ کے نفوس  
اور اس کی توفیق سے بجا آوری کی طاقت  
اور توفیق حاصل کی۔ اور ان احکام پر ہمت  
ایک یہ بھی ہے کہ آپ کے بچوں کی اور آپ  
کے ماحول کی ذمہ داری آپ پر ڈالی گئی ہے۔  
نئی کہ ہم اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے  
کہ آپ میں سے ہر ایک کو کسی نہ کسی رنگ میں



مجلس شورای ملی



حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے  
ہے کہ امت محمدیہ میں بھی اس قسم کی  
اور تجدید دین جاری رہی ہے۔ یعنی  
لفظ "تجدید" سے ایک ایسا سلسلہ امت  
میں پیدا ہوا جس سلسلہ "تجدید دین  
محمدیہ اعظم" میں خلافت عظمیٰ حاصل تھی  
مسلماً اللہ علیہ وسلم تھے اور آپ کے  
خلائفہ حضرت ابوبکرؓ تھے اور حضرت ابو  
ابوبکرؓ کا علیؓ شائبہ حضرت یوشع بن  
نوحؑ تھے۔ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے  
خلیفہ ان تیرہ خلفاء کے سلسلہ میں پیدا  
اور آپ نے بڑی تفصیل کے ساتھ اس







کہ بعض عقیدہ دین سے علمی لحاظ سے جو  
بعض علم و فکر کی تہنیتی۔ بعد میں آنے والے  
جہاز سے اس غلطی کی نشان دہی کی اور اسے  
نیایا۔ اس کی ایسی بہت سی مثالیں ملیں  
جس میں غلطی کو کوئی دوسرا  
مرد کو رہا ہے۔ اس کی سبب علمی تصدیق







(مکتوبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام  
ماہی محمد علیؑ و اللہ صاحب - ۳۰ دسمبر ۱۸۸۸ء  
مشمولہ مکتوبات احمدیہ جلد ششم حصہ اول  
صفحہ ۱)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ

**خدا تعالیٰ وعدہ دیکھتا ہے**

کہ اس دنیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ پیدا کرے گا۔ آیت اختلاف میں یہ وعدہ دیا۔ قیامت تک اس کو قائم کرے گا۔ یعنی جس طرح موسیٰ کے دین میں مدت ہائے دراز تک خلیفہ اور بادشاہ جیتتا رہا ایسا ہی اس جگہ بھی کرے گا۔ اور اس کو معدوم نہیں ہونے دے گا فرمایا:-

”پس یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ

نے دائمی خلیفوں کا وعدہ دیا تا وہ قطعی طور پر انوار نبوت پاکر دنیا کو ملزم کریں۔ اور قرآن کریم کی خوبیاں اور اس کی برکات لوگوں کو دکھلا دیں۔ یہ بھی یاد رہے کہ ہر ایک زمانہ کے لئے تمام حجت بھی مختلف رنگوں سے پوکرائے اور مجدد وقت ان قوتوں اور ملکوں اور کمالات کے ساتھ آتا ہے جو موجودہ مفسد کا اصلاح پانا

ان کمالات پر موقوف ہوتا ہے اگر صرف بنی اسرائیل کے نبیوں اور مرسلوں اور محدثوں پر ہی نظر ڈالی جائے تو ان کی کتابیں دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جو وہ سو برس کے عرصہ میں یعنی حضرت موسیٰؑ سے حضرت مسیحؑ تک ہزار ہائی اور محدث ان

ہیں پیدا ہوئے جو خادموں کی طرح کثرت ہو کر تورات کی خدمت میں مشغول رہے۔ اب کوئی سوچنے والا سوچے کہ جس حالت میں موسیٰؑ کی ایک محدود شریعت کے ساتھ ہوزین کی تمام قوموں کے لئے نہیں تھی اور نہ قیامت تک اس کا دامن پکڑا ہوا تھا خدا تعالیٰ نے

یہ احتیاط نہیں کیا کہ ہزار ہائی اس شریعت کی تجدید کے لئے بھیجے اور بار بار اسے نئے نبیوں کے لئے نشان دیکھئے کہ گویا بنی اسرائیل نے سنہ سنہ سرسے سنہ خدا کو پکھلیا تو پھر یہ امت جو خیر الہیہ کھلائی ہے اور خیر الہی کے دامن سے ٹک

رہی ہے کیونکہ ایسی بد قسمت سمجھی جائے کہ خدا تعالیٰ نے صرف تیس برس اس کی طرف نظر رحمت کر کے

اور آسمانی انوار دکھلا کر پھر اس سے منہ پھیر لیا۔ کیا اس کریم خدا سے ایسا ہو سکتا ہے جس نے اس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ کے مفسد دور کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ ہم یہ گمان کر سکتے ہیں کہ پہلی امتوں پر تو خدا تعالیٰ کا رحم تھا اسلئے اس نے تورات بھیج کر پھر ہزار ہا رسول اور محدث تورات کی تائید کے لئے اور لوگوں کو بار بار زندہ کرنے کے لئے بھیجے لیکن یہ امت مورد غضب تھی اسلئے اس نے قرآن کریم کو نازل کر کے ان سب باتوں کو بھلا دیا۔ اور ہمیشہ کیلئے علماء کو ان کی عقل اور اجتہاد پر چھوڑ دیا۔ لیکن دین اسلام کے طالبوں نے

لئے وہ انتظام نہ کیا۔ گویا جو رحمت اور عنایت باری حضرت موسیٰؑ کی قوم پر تھی وہ اس امت پر نہیں ہے۔۔۔۔۔ انسان نہایت ضعیف اور ہمیشہ تقویت ایمان کا محتاج ہے اور اس راہ میں اپنے خود ساختہ دلائل کبھی کام نہیں آسکتے جب تک تازہ طور پر معلوم نہ ہو کہ خدا

موجود ہے۔ ہاں جھوٹا ایمان جو بدکاریوں کو روک نہیں سکتا نقلی اور عقلی طور پر قائم رہ سکتا ہے۔ اور اس جگہ یہ بھی یاد رہے کہ دین کی تکمیل اس بات کو مستلزم نہیں جو اس کی مناسب حالت سے ہٹ کر دستور دار ہو جائے۔۔۔۔۔ یہ

یاد رہے کہ مجدد لوگ دین میں کچھ نئی باتیں نہیں کرتے ہاں گذشتہ دین کو پھر دیوں میں قائم کرتے ہیں۔ اور یہ کہنا کہ مجددوں پر ایمان لانا کچھ فرض نہیں خدا تعالیٰ کے حکم سے انحراف ہے کیونکہ وہ فرماتا ہے: **وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَٰسِقُونَ** یعنی بعد اس کے جو خلیفہ بھیجے جائیں پھر جو شخص اس کا منکر رہے وہ فاسق ہے۔

اب

**خلاصہ اس تمام تقریر کا**

کسی قدر اختصار کے ساتھ ہم ذیل میں لکھتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ دلائل مندرجہ ذیل سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ بات نہایت ضروری ہے کہ بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس امت میں فساد اور فتنوں کے وقتوں میں ایسے صلح آتے رہیں جن کو انبیاء کے کی کاموں میں سے یہ ایک کام پھر دیکھو کہ وہ دین حق کی طرف دعوت کریں اور ہر گز مت

جو دین سے ہٹ گئی ہو اس کو دور کریں

اور آسمانی روشنی پاکر دین کی صدا پھر ایک پہلو سے لوگوں کو دکھلا دیں اور اپنے پاک نمونہ سے لوگوں کو سچائی اور محبت اور پاکیزگی کی طرف کھینچیں (شہادت القرآن طبع اول منہ ۳-۲۱) دلائل مذکورہ دینے کے بعد آپ فرماتے ہیں کہ:-

”خدا تعالیٰ اس امت کے لئے خلافت دائمی کا صاف وعدہ فرماتا ہے اگر خلافت دائمی نہیں تھی تو شریعت موسیٰ کے خلیفوں سے تشبیہ دینا کیا معنی رکھتا تھا۔۔۔۔۔ چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اعلیٰ ہیں قطعی طور پر ہمیشہ کے لئے قیامت قائم رکھے۔ سو اس فرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو بخیر کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔۔۔۔۔ اور پھر یہ آیت خلافت، ائمہ پر گواہ

ماطی ہے: **وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِن بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْمُرْسَلِينَ يُخَلِّفُ بَعْدَہُمْ مَا نَرَىٰ الْقَائِمِينَ** کیونکہ یہ آیت صاف صاف بیان دیکارہی ہے کہ اسلامی خلافت دائمی ہے اس لئے کہ پھر تھا کا لفظ تمام کو چاہتا ہے وجہ یہ کہ اگر آخری فوجت فاسقوں کی ہو تو زمین کے وارث دی قرار پائیں گے نہ صالح اور سب کا وارث وہی ہوتا ہے جو سب کے بعد ہو۔

پھر اس پر بھی غور کرنا چاہیے کہ جس حالت میں خدا تعالیٰ نے ایک مثال کے طور پر بھیجا دیا تھا کہ میں اسی طور پر اس امت میں خلیفہ پیدا کرادوں گا جیسے موسیٰؑ کے بعد خلیفہ پیدا کئے تو دیکھنا چاہیے تھا کہ موسیٰؑ کی وفات کے بعد خدا تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا۔۔۔۔۔ تو پھر کیونکر ہو سکتا تھا کہ حضرت موسیٰؑ کے خلیفوں کا جو وہ سو برس تک سلسلہ محمدیہ اور اس جگہ صرف تیس برس تک خلافت کا خاتمہ ہو جاوے۔ (شہادت القرآن)

اور دوسری جگہ آپؑ نے فرمایا ہے کہ

**امت موسویہ میں ہزار ہا خلفاء اس سلسلہ میں پیدا ہوئے**

ایک ایک وقت میں چار چار سو نبی بھی ہوتا تھا جو تجدید دین کے لئے آتا تھا مثلاً جب موسیٰ علیہ السلام کی امت پھیلی گئی تو اس زمانہ میں

ایک ایک وقت میں چار چار سو نبی بھی ہوتا تھا جو تجدید دین کے لئے آتا تھا مثلاً جب موسیٰ علیہ السلام کی امت پھیلی گئی تو اس زمانہ میں

ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچنا یا ان کی تربیت کرنا بڑا مشکل تھا تو جب بنی اسرائیل مختلف علاقوں میں پھیل گئے اور مختلف قبائل اور گروہوں میں تقسیم ہو گئے تو ان کو خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ اور ثبات کے مطابق سنوارنا تھا ایسی حالت میں چار چار سو نبی کی بھی ضرورت پیدا ہوئی۔ جتنے کی ضرورت تھی اور جس رنگ میں ضرورت تھی خدا نے جو وعدہ کیا تھا وہ اس نے پورا کیا کیونکہ

**وہ سچے وعدہ دل والے ہیں**

آیت فرماتے ہیں:- ”برائے خدا سوچو کہ اس آیت کے ہی معنی ہیں کہ قیامت تک تم میں روحانی زندگی اور باطنی بینائی رہے گی۔ اور غیر مذہب دانے تم سے روشنی واصلی کریں گے۔ اور یہ روحانی زندگی اور باطنی بینائی جو غیر مذہب و دلوں کو حق کی دولت دینے کے لئے اپنے اندر لیاقت رکھتی ہے یہی وہ چیز ہے جس کو دوسرے فطرت میں خلافت کہتے ہیں۔“

(شہادت القرآن طبع اول ص ۳۸-۳۹) پھر آپ فرماتے ہیں کہ:-

”حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا سلسلہ جاری ہے مگر آپؐ میں سے ہر ایک اور آپؐ کی تہ سے اور خلیفان کا سلسلہ جاری ہے کہ ہزاروں اس امت میں سے مکانات اور محاطات کے شرف سے مشرف ہوئے اور انبیاء کھڑے

ان میں موجود ہوتے رہے یہ سبیکوں بڑے بڑے بزرگ گذرے ہیں جنہوں نے ایسے وعدے کئے جن پر حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہی کی ایک کتاب فتوح الغیب ہی کو دیکھ لو“

(الحکم ۱۷ اپریل ۱۹۰۳ء ص ۳۴) پھر آپؐ نے تھکے گھر میں یہ فقرہ بھی لکھا ہے جسے چڑھ کر بڑی لذت آتی ہے۔ وہاں بحث یہ ہے جہاں سے میں نے یہ فقرہ

لیا ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی تھی کہ سب سے زیادہ امتیازی بزرگی تقدس اور شرف انہی پانے والوں کی ہوں گی اور اسلام اپنی روحانیت کے کمال کو پہنچا ہوا ہو گا لیکن پھر اس کے بعد ایک تشریح کا دور آئے گا جو ہزار سالہ دور ہے۔ اور

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عطا کردہ اس دور کو بیخ اوج کا زمانہ کہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دلائل اس غیرت کی وجہ سے جو اسلام کے لئے آپؐ کو تھی اور اس شدید محبت کی وجہ سے جو آپؐ کے



دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قی  
یہ خیال پیدا ہوا کہ حضرت یحییٰ بن ابراہیم کے لئے  
کہ پہلی تین صدیوں کے بعد پھر اندھیرا چھا گیا  
یہ کیا ہوا۔ اس سے نجات کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم پر اغراض و تائبے تو آپ نے اس کا  
جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ :-

”گو دوسرے فرقوں کی نسبت دینی  
زمانہ کے صلحائے امت تجویز بھی باوجود  
طوفان بدعات کے ایک فریادے  
عظیم کی طرح ہیں۔“

(تحفہ گواریہ طبع اولی ص ۱۰۰۔ روحانی خزائن  
جلد ۱ ص ۲۲۷)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتایا  
ہے کہ آیت اختلاف میں کھٹا کے لفظ  
کے ساتھ ایک اور سلسلہ خلافت کا وعدہ بھی  
کیا گیا ہے اور یہ دوسرا سلسلہ خلافت کیونکہ

**پہلے دو سلسلہ ہا خلافت واصل  
ایک ہی سلسلہ کی دو شاخیں ہیں**

ان کو میرے خلافت راشدہ کا نام دیا ہے  
یہی نام میرے خیال میں زیادہ مناسب ہے  
تو ایک تو خلافت کا وہ سلسلہ ہے جو در شاخوں  
پر مشتمل ہے اور جسے میں خلافت راشدہ

کا نام دیتا ہوں اور ایک تو دوسری خلافت  
کا وعدہ ہے جو خلافت ائمہ ہے اور اس  
کا وعدہ بھی کھٹا کے لفظ میں ہے کہ جس

طرح حضرت مصلیٰ علیہ السلام کی امت سے  
یہ وعدہ کیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس وعدہ کو  
اس وقت میں پورا کیا کہ حضرت مسیح کی امت

کو اپنے مذہب اور ہدایت اور قورات سے  
دور جانے سے بچانے کے لئے حسب ضرورت  
ایک ایک وقت میں چار سو نیا پیدا کئے

وکی طرح امت محمدیہ سے یہ وعدہ ہے کہ وہ  
امت محمدیہ میں قرآن کریم کے انوار کی روشنی  
رکھنے کیلئے ہر زمانہ میں ہر ملک میں ہر قریب اور

شہر میں ایسے لوگ پیدا کرتے رہے گا جو محمد  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء اور اس  
دوسرے سلسلہ خلافت کی کڑیاں ہوں گے۔ وہ

دنیا کو صحیح قرآنی تفسیر کی طرف بلانے والے  
ہونگے اور اسلام کے چہرہ کو روشن رکھنے والے  
ہونگے۔ اور یہ بد بخیم ہیں جن کا وعدہ محمد رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو دیا ہے  
اور ان کی کثرت بھی ان نجوم کی کثرت کی طرح  
ہی ہے جو آسمان پر ہر جگہ ہر سہ نظر آتے

اس قسم کے خلفاء پیدا ہوئے اسی طرح امت  
محمدیہ میں ہزار ہا جگہ نکھ کھانید کوڑھا اس  
قسم کے خلفاء پیدا ہوں گے کیونکہ امت محمدیہ  
اپنی وسعت مکانی اور وسعت زمانی میں امت  
موسیویہ سے بہت بڑھ کر ہے

## ایک سوال رہ جاتا ہے

کہ اس دوسری قسم کے خلفاء کا رشتہ اور تعلق  
پہلی قسم کے خلفاء سے کیا ہے کیونکہ کوئی کہہ  
سکتا ہے کہ اگر ایک ہی ذرت میں یہ خلفاء پیدا

ہو گئے تو کہیں ان کی تو نہیں ہو جائے گی یعنی  
ہر ایک اپنی جلائے تو اس کے متعلق اسلام نے  
ہمیں یہ بتلایا ہے کہ پہلا سلسلہ تو وہ ہے جس

سلسلہ کا خلیفہ اپنے وقت کے تمام خلفاء کا  
سردار ہوتا ہے اور وہ اس کے اجراء ہوتے ہیں  
یہ کہنا کہ حضرت ابو بکر کے زمانہ خلافت میں

حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ اور  
بزرگ صحابہؓ میں راشد ہدایت نہیں تھی غلطی  
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے نام میں وہ تمام

بزرگ صحابہؓ جن میں سے بعض کو بعد میں خلافت  
ملی مگر اکثر کو نہیں ملی پس دوسرے جڑ  
کے مطابق جس کا میں نے اب آخر میں ذکر کیا

امت محمدیہ کے خلفاء کے ذمہ ہیں کہ تھے وہ متعلق  
اور ائمہ تھے مگر وہ شریعت کے استحکام اور  
اشاعت قرآن کی ہمہ میں خلیفہ وقت کی مدد

کرنے والے تھے اور خلافت کے ماتحت تھے  
اگر خلافت راشدہ سے اپنا تعلق قطع کر لیتے  
تو وہ خدا کی نگاہ میں خدا سے دور ہوجاتے اور

تمام برکتیں ان سے چھین لی جاتیں جیسا کہ ان  
لوگوں سے برکتیں چھین لی گئیں جنہوں نے ظاہری  
طور پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

اپنے تعلق کا اظہار کیا لیکن حضرت ابو بکرؓ سے  
علیحدہ ہو گئے اور انہوں نے کہا کہ ہم آپ کی  
بات نہیں مانتے۔ ہوا اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کا حکم مانتے تھے آپ ہم میں نہیں رہے تو ہم  
آزاد ہو گئے۔ بعض ایسا کہنے والے بھی تھے  
لیکن ساری برکتیں ان سے چھین لی گئیں

ان کے ناموں سے بھی آپ واقف نہیں لیکن  
اس دوسرے سلسلہ خلفاء و ائمہ اصحاب امت  
ائمہ امت خلافت راشدہ کے ماتحت ہوتے

وقت کسی نے اغراض کیا تو آپ نے کہا کہ حضرت  
ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خدا نے میرے جیسے انسان  
دئے تھے اور مجھے تمہارے جیسے انسان دئے  
ہیں۔ تو یہ سلسلہ خلافت تو ہزاروں خلفاء پر مشتمل  
ہے لیکن جب تک خلافت راشدہ کسی شکل

میں رہے یا رہی  
ہزاروں خلفاء خلیفہ راشدہ کے ماتحت ہونگے

یہ سلسلہ خلافت کی ایک شاخ تو جو بعد میں مقبول  
ہوئے اللہ علیہ وسلم تیرہ خلفاء و محدثین پر مشتمل  
تھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ختم ہو گئی

اگلی صدی کے مجدد کی تلاش کرنی چاہیے لیکن  
ہر آنے والی صدی کے سر پر جو شخص مجدد کی  
تلاش میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام (جو آخری

ہزار سال کے مجدد ہیں) کے علاوہ کوئی ایسا  
چہرہ دیکھتے جو آپ کے خلیفہ کا نہیں۔ آپ  
کے ظل کا نہیں وہ سچے مجدد کا چہرہ نہیں دکھتا

لیکن پہلے سلسلہ خلافت کی دوسری شاخ آئے  
وہ بھی خلافت راشدہ کا حصہ ہے حضرت  
مسیح موعود علیہ السلام کے اظہار کی شکل میں جاری

ہے۔ آپ فرماتے ہیں تم ایمان کی ادرا اعمال  
ما لکم کی شرط پوری کرنے رہنا تمہیں قدرت  
ثانی کے مظاہر یعنی خلافت راشدہ کا اللہ تعالیٰ

قیامت تک وعدہ دیتا ہے۔ خدا کرے کہ  
محض اسی کے فعل سے جماعت فقہاء صحیحہ اور  
پختہ ایمان اور طیب اعمال کے اور قائم ہے

تاکہ اس کا یہ وعدہ قیامت تک جماعت کے  
حق میں پورا ہوتا ہے۔ اور جب تک یہ  
سلسلہ خلافت جاری رہے گا اور وہ قائم ہے

گا وہ ہزاروں نیکوں اور خدا کرے کہ کروڑوں  
خلفاء و دوسرے سلسلہ خلافت میں منسلک ہیں یعنی  
سلسلہ خلافت ائمہ میں خلیفہ راشدہ کے ماتحت

ہوں گے اور اس کی اطاعت میں اپنا غر کہیں گے  
اور اس کی اطاعت سے ہر برکت اور فیض حاصل  
کریں گے۔ وہ اس حقیقت پر قائم ہوں گے

اور ان کو ان کا رب سمجھا رہے گا کہ جو شخص  
وقت کے امام کو پہچانتا نہیں اور اس سے  
مذکورہ ان کو تائب ہے وہ اللہ کے حکم سے رد گردانی

کرنے والا ہے

پس

## اسے میرے عزیز کہنا کیوں

جو مقامات قرب تمہیں حاصل ہیں اگر انہیں قائم  
رکھنا چاہتے ہو اور دعائیت میں ترقی کرنا چاہتے  
ہو تو خلیفہ وقت کے دامن کو مضبوطی سے

پکڑے رکھنا کیونکہ اگر یہ دامن چھوڑ دو محمد  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن چھوڑ  
جائے گا۔ کیونکہ خلیفہ وقت اپنی ذات میں

کوئی شے نہیں۔ اسے جو مقام بھی حاصل ہے

نہ اس میں اپنا کوئی علم۔ پس اس شخص کو نہ  
دیکھو اس کو کسی کو دیکھو جس پر خدا اور اس کے  
رسول نے اس شخص کو بٹھا دیا ہے۔ اور جیسا کہ

میں نے بتایا ہے جس خلافت راشدہ کے وقت  
میں جتنے زیادہ خلفاء اس دوسرے سلسلہ کے  
ہوں گے یعنی سلسلہ خلافت ائمہ کے جو مضبوطی

کے ساتھ اس کے دامن کو پکڑے ہوئے  
ہوں گے اور جن کے سینہ میں دھاری دل خلیفہ  
وقت کے سینہ میں دھڑک رہا ہے دھڑک

رہا ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت  
قد صبیہ ان کو طاق تہشتی رہے گی۔ آپ کے  
روحانی فیوض سے وہ حصہ لیتے رہیں گے۔

اتنا ہی زیادہ اسلام ترقی کرتا چلا جائے گا  
اور دنیا میں غالب آتا چلا جائے گا اور غالب  
رہتا چلا جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کے انعام

اور اس کے فضلوں کو انسان حاصل کرتا چلا  
جائے گا۔ لیکن جو شخص خلافت راشدہ کے  
دامن کو چھوڑتا اور خلافت راشدہ کو حقارت

کی نگاہ سے دیکھتا ہے اس شخص پر خدا تعالیٰ  
اپنی حقارت کی نظر ڈالتا ہے اور وہ اسی  
کے غضب اور قہر کے نیچے آجاتا ہے

اللہ تعالیٰ ایسا سامان پیدا کرے  
کہ ہم میں استثنائی طور پر بھی کوئی ایسا بہت

پیدا نہ ہو۔

**اب میں دعا کروا دیتا ہوں**

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اللہ تعالیٰ  
ان تمام وعدوں کو آپ کے اور آپ کی  
نسوں کے وجود میں پورا کرے جو اس

نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
ذریعہ آپ کو امت مسلمہ کے افراد ہونے  
کی حیثیت میں دئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر

طرح آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ اپنے نفسوں  
کے شر سے بھی آپ کو محفوظ رکھے اور  
دوسرے کے نفسوں کے شر سے بھی آپ

کو محفوظ رکھے۔ فرشتوں کا پہرہ آپ پر  
ہمیشہ رہے۔ خدا اور اس کے فرشتوں  
کی محبت کے بول آپ کے کانوں میں

ہمیشہ پڑتے رہیں۔ آپ کی آنکھیں اس  
کے نور سے ہمیشہ مل رہیں۔ آپ کے  
سینے اس کی قدوسیت سے ہمیشہ تڑکیہ

حاصل کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اور  
ہر رنگ میں آپ کے ساتھ ہو اور آپ  
کے ساتھ رہے

آمین

در بعض جلد سالانہ نمبر ۱۹۶۸ء۔ مورخہ  
۳۱ دسمبر ۱۹۶۸ء

**زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو پاک  
کرتی ہے**



پس تم اپنی جانوں پر رحم کرو۔  
اپنی نسلوں پر رحم کرو۔ اپنے  
خاندانوں پر رحم کرو اور پھر اپنے  
گھروں پر رحم کرو جن میں تم سکونت  
پذیر ہو۔ کیونکہ قرآن کریم کے بغیر  
آپ کے گھر بے برکت رہیں گے  
ہر احمدی کا گھر انہ ایسا ہونا چاہیے  
کہ اس میں رہنے والا ہر فرد جو اس  
عمر کا ہے کہ وہ قرآن کریم پڑھ سکتا  
ہے، سورج کے وقت اس کی تلاوت  
کر رہا ہو۔۔۔۔۔ کشش کریں کہ ہر  
جماعت چاہے وہ شہری ہو یا  
دیہاتی ایک سال کے اندر اندر اس  
کام کا بیشتر حصہ تکمیل تک پہنچا  
دے۔ اور دو یا تین سال تک میں  
یہ نظارہ نظر آئے کہ کوئی احمدی ایسا  
نہ رہے جو قرآن کریم ناظر نہ پڑھ سکتا  
ہو۔ اور کثرت سے ایسے احمدی  
ہوں جو قرآن کریم کا ترجمہ بھی جانتے  
ہوں۔ جب تک ہم اس میں کامیاب  
نہیں ہو جاتے اس وقت تک  
نہ نہیں کوئی مذہبی ترقی حاصل ہو  
سکتی ہے اور نہ روحانی لحاظ  
سے ہم مُرنے والے ہو سکتے ہیں۔“



چنانچہ حضور کی اس تحریک پر احباب جماعت نے بیک بہادری اور تمام احمدی جماعتوں اور گھرانوں میں قرآن مجید پڑھنے، سیکھنے اور سکھانے کا کام شروع ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کے انوار و برکات سے ہمارے گھروں کو بھر دے۔ آمین۔

### چھٹی برکت، وقف عارضی کی تحریک

جماعتوں کی تربیت اور روحانی بیداری کا سامان پیدا کرنے کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک اور بار برکت آسمانی تحریک کا آغاز فرمایا۔ جس کو وقف عارضی کی تحریک کہتے ہیں۔ چنانچہ حضور ۱۸ مارچ ۱۹۶۶ء کے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں:-

”جہاں احباب جماعت مالی قربانیوں میں دن بدن آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ وہاں انہیں اپنے اوقات کی قربانی کی طرف بھی زیادہ متوجہ ہونا چاہیے۔۔۔۔۔ اور اس کے لئے میں جماعت میں یہ تحریک کرتا ہوں کہ وہ دوست جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے سال میں دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں۔ اور انہیں جماعت کے مختلف کاموں کے لئے جس جس جگہ بھیجا جائے وہاں وہ اپنے خرچ پر جائیں۔ اور ان کے لئے وقف شدہ عرصہ میں سے میں قدر عرصہ انہیں وہاں پر رکھا جائے اپنے خرچ پر رہیں۔ اور جو کام ان کے سپرد کیا جائے اسے بجا لانے کی پوری کوشش کریں۔“

### ساتویں برکت، تحریک وقف جدید

اخراجات کے مقابل پر آمد کی کمی کو دیکھتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اطفال الاحمریہ سے تحریک کی:-

”میں آج اچھی بچوں، لڑکوں اور لڑکیوں کو اپیل کرتا ہوں کہ اُسے خدا اور اس کے رسول کے بچو! اٹھو اور آگے بڑھو۔ تمہارے بڑوں کی غفلت کے نتیجے میں وقف جدید کے کام میں رخنہ پڑ گیا ہے۔ اُسے پرکھو اور اس کمزوری کو دور کرو۔ جو اس تحریک کے کام میں واریع ہو گئی ہے۔“

(الفضل ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۶ء)

چنانچہ اطفال الاحمریہ اپنے محبوب ابا و آقا کی اس تحریک میں خوب جوش اور ہمت سے حصہ لے رہے ہیں۔ کیونکہ ان کے پیارے امام نے ان کے لئے خدائی بیٹنوں کے حصول کا ایک دروازہ کھول دیا

ہے۔ اَللّٰهُمَّ زِدْ قِرْد۔

### آٹھویں برکت

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ ۵ مارچ ۱۹۶۶ء میں اعلان فرمایا:-

”اس لئے میں آج موصیٰ صاحبان کی تنظیم کا خدا کے نام کے ساتھ اور اس کے فضل پر بھروسہ کرتے ہوئے اجراء کرتا ہوں۔

تمام ایسی جماعتوں میں جہاں موصیٰ صاحبان پائے جاتے ہیں ان کی ایک مجلس قائم ہونی چاہیے یہ مجلس باہمی مشورہ کے ساتھ اپنے صدر کا انتخاب کرے۔ منتخب صدر جماعتی نظام میں سیکرٹری و عیال ہو گا۔“

(الفضل ۱۰ اگست ۱۹۶۶ء)

اس سیکرٹری و عیال کا کام دوسرے غیر موصیٰ صاحبان کو تحریک کر کے وصیت کروانے کے علاوہ جماعت میں علوم قرآنی کی ترویج و اشاعت بھی ہے۔ کیونکہ وصیت کی ایک اہم غرض اشاعت دین ہے۔

### نہیں برکت

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے جماعت پر بے شمار احسانات ہیں۔ حضور ہی کے عہد خلافت میں غیر مالک میں تبلیغ اسلام کا شاندار کام شہ روج ہوا۔ جس کے خوش کن نتائج آج دنیا کے سامنے ہیں۔ نومبر ۱۹۶۵ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا۔ تو حضور کی جاری کردہ تحریکات کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ”فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ“ کا قیام عمل میں آیا۔ گویا یہ فنڈ حضور مصلح موعود کی پیاری یادگار ہے۔ اس فنڈ میں احباب جماعت سے ۲۵ لاکھ جمع کرنے کی تحریک کی گئی تھی جماعت نے بڑے خلوص اور محنت کے ساتھ اس پر نیک کہتے ہوئے ۳۷ لاکھ تک اس فنڈ کو پہنچا دینے کا عمل ثبوت سے دیا۔

اس فنڈ کے قیام کی دو اہم غرضیں ہیں:-

اول:- دنیا میں تبلیغ اسلام کا نظام وسیع سے وسیع تر کرنے کے۔ ایسے بشرین و مبتدین تیار کئے جائیں گے اور بیرونی مشنوں کی تبلیغی ضروریات کو پورا کیا جائے گا۔

دوم:- بعض اعلیٰ دماغ کے نوجوان ایسے ہوتے ہیں کہ اگر ان کی صحیح تعلیم و تربیت میں مدد دیا جائے۔ تو وہ دنیا کے چوٹی کے دماغوں میں شمار ہو سکتے ہیں۔ تو ایسے نوجوانوں کی قابلیتوں کو اُجاگر کرنے کے لئے ان کی اس فنڈ میں سے امداد کی جائیگی۔

### دسویں برکت، اہل یورپ کو انداز

حضرت غلیفہ ثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کو سفر یورپ پر جانے کا موقع ملا۔ خدا تعالیٰ نے اس سفر کو ہر لحاظ سے برکتوں سے بھر دیا۔ حضور نے اس سفر پر روانہ ہونے سے قبل ۲۳ جون ۱۹۶۶ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:-

”خدا جانتا ہے کہ سیر و سیاحت کی کوئی خواہش دل میں نہیں۔ نہ کوئی اور ذاتی غرض اس سے متعلق ہے۔ دل میں صرف ایک ہی تڑپ ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ میرے رب کی عظمت اور جلال کو یہ قومی بھی پہچانے لگیں جو سینکڑوں سال سے کفر اور شرک کے اندھیروں میں بھٹکی پھر رہی ہیں اور انسانیت کے عظیم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ان کے دلوں میں قائم ہو جائے۔ تاکہ وہ ابدی حیات کے وارث ہوں۔ تاکہ وہ گمراہی میں شامل نہ ہوں۔ تاکہ ان کی بدبختی دور ہو جائے۔“

چنانچہ اس مبارک تبلیغی و تربیتی سفر پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۶ جولائی ۱۹۶۶ء کو ربوہ سے روانہ ہوئے۔ ۲۱ جولائی ۱۹۶۶ء کو کوپن ہیگن ڈنمارک میں مسجد ”نصرت جہاں“ کا افتتاح فرمایا۔ اور مختلف ممالک کا دورہ فرماتے ہوئے مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۶۶ء کو بحیرہ اور کامیاب و با مراد ہو کر ربوہ واپس پہنچ گئے۔

اس سفر کے دوران میں حضور نے جرمنی سوئٹزر لینڈ۔ ہالینڈ۔ ڈنمارک اور انگلینڈ کے احمدی مشنوں کا معاہدہ فرمایا۔ اسلام کے متعلق بیچرزدے۔ پریس کانفرنسوں کو

خطاب فرمایا۔ ٹیلیوژن و الوں کو انٹرویوز دئے۔ اس طرح بڑے ہی مؤثر طریق پر جماعت احمدیہ کا پیغام انما فی عالم تک پہنچ گیا۔ ٹیلیوژن اور ریڈیو پر اعلانات ہوتے رہے۔ ہر ملک کے اخبارات میں حضور انور کی مسخو رکھن روحانی شخصیت اور جماعت کے بارے میں اچھے اچھے نوٹ اور مضامین شائع ہوتے۔ گویا ہمارے آقا نے ماویٰ کی تاریکی میں جو شمع روشن کی اس کی کرنوں کو خدا تعالیٰ نے زمین کی دستوں تک پہنچا دیا۔

### ایک انداز

اسی سفر کے دوران میں ۱۹۶۶ء مورخہ ۱۱ اگست کو حضور نے لندن میں تقریر کرتے ہوئے اہل یورپ کو انداز فرمایا کہ:-

”دنیا میں تباہی کی آگ بھڑک رہی ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخلصانے سایہ تلے پناہ لے کر اس آگ سے محفوظ ہو جاؤ۔ آج دنیا کے پردہ میں صرف اسلام ہی ہر لحاظ سے کامل اور مکمل اور زندہ مذہب ہے۔ اس کی پیروی سے آج بھی زندہ نشانات اور آسمانی بشارات کا ذاتی طور پر مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔“

نیز فرمایا:-

”میرے سفر یورپ کا مقصد اہل یورپ کو یہ پیغام دینا ہے کہ وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو کہ اپنے تئیں تباہی سے بچالیں۔“

تِلْكَ حَشْرَةُ كَاسِلَةٍ۔ اگرچہ یہ موعودہ خاصہ طویل ہے مگر اختصار کے پیش نظر اسی پر اکتفا کی جاتی ہے۔ فَاَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ

## ہر قسم کی فضیلت کا نام کی اطاعت میں ہے

سَيِّدُنَا خَضِرَتِ الْمُصَلِّمُ الْمَوْعُودُ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ كَايِلُكَ بِصِيَرَتِكَ افروز ارشاد

”یاد رکھو ایمان کسی خاص چیز کا نام نہیں بلکہ ایمان نام ہے اس بات کا کہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ نمائندہ کی زبان سے جو بھی آواز بلند ہو اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کی جاتے۔۔۔۔۔ ہزار دفعہ کوئی شخص کہے کہ میں مسیح موعود پر ایمان لاتا ہوں۔ ہزار دفعہ کوئی کہے کہ میں احمدیت پر ایمان لاتا ہوں۔ خدا کے حضور اُس کے ان وعودوں کی کوئی قیمت نہیں ہوگی جب تک وہ اس شخص کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہیں دیتا جس کے ذریعہ خدا اس زمانہ میں اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔ جب تک جماعت کا ہر شخص پانگوں کی طرح اس کی اطاعت نہیں کرتا۔ اور جب تک اس کی اطاعت میں اپنی زندگی کا ہر لمحہ بسر نہیں کرتا اس وقت تک وہ کسی قسم کی فضیلت اور بڑائی کا حق دار نہیں ہو سکتا۔“

(الفضل ۱۵ نومبر ۱۹۶۶ء)



## معاونین خاص تحریک جدید

① مکرم سید یعقوب الرحمن صاحب سوگھڑی کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دیا ہے کہ معاونین خاص تحریک جدید پر سب سے اوّل لبیک کہہ کر سبقت لے جائیں۔ انہوں نے اپنا وعدہ چار صد پانچ سے بڑھا کر ایک ہزار روپیہ کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی پیش کش قبول فرماتے۔ اور اُن احباب کی بھی جو تحریک سے قبل ایک ہزار روپیہ یا اس سے زیادہ ادائیگی سالہا سال سے کرنے کی وجہ سے معاونین خاص میں شمار ہوں گے۔ امید ہے دیگر صاحب توفیق احباب بھی اس حصولِ ثواب کے موقع سے مستفید ہوں گے۔

② احباب وعدوں کے پورا کرنے اور جنہوں نے وعدے نہیں کئے وہ وعدے کرنے کی طرف ہمدردی کر کے توجہ فرمائیں۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:-

”اگر ایک شخص اخلاص کے ساتھ ”تحریک جدید“ میں حصہ لیتا ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہونا چاہیے کہ آئندہ سال اُسے پہلے سے زیادہ قربانی کی توفیق ملے۔۔۔۔۔ جن کو قربانی میں بڑھنے کی توفیق نہیں ملی، اُن کو اللہ تعالیٰ سے دعا کریں چاہیے اور اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنی چاہیے۔“

دیکھیں! مال تحریک جدید قادیان

منظوری تہذیب و تمدن جماعت احمدیہ سوگھڑی (اٹلیس)

حضرت امیر المومنین ایڈم اللہ تعالیٰ نے ازراہ نوازش جنت احمدیہ سوگھڑی ضلع کلک اٹلیس کے عہدیداران کیلئے مندرجہ ذیل منظوری عطا فرمائی ہے:-

(۱) - امیر جماعت احمدیہ - مکرم مولوی سید محمد احمد صاحب -  
(۲) - نائب امیر جماعت احمدیہ - مولوی سید غلام احمد صاحب - ناظر اعلیٰ قادیان

## جماعت احمدیہ میں خلافت کی فہمیت - بقیہ ص ۱۶

گذاری کا جو حسرت کے ساتھ نقشہ پیام علی نے پیش کیا خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت مبایعین اپنے محبوب امام اور برحق خلیفہ کے ساتھ اسی نوع کی اطاعت بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ذاریت کا نمونہ دکھا رہی ہے۔ خلافتِ ثانیہ کا ۵۲ سالہ کامیاب دور ایک واضح حقیقت دنیا کے سامنے پیش کر چکا ہے اور اب خلافتِ ثالثہ کا موجودہ وقت ہر چشم بینا کے لئے دعوتِ فکر دے رہا ہے۔ یہ نعمتِ خلافت ہی کی برکت ہے کہ سچا اور حقیقی اخوتِ اسلامی کا وہ شاندار نمونہ جو صدر اسلام میں دیکھا گیا اب جماعت احمدیہ میں دیکھا جاسکتا ہے اور دوسری طرف محبوب امام ہمام کے مبارک دل میں بھی افرادِ جماعت کے لئے محبت کا ایک دریا مرجل ہے۔ اس کی نظیر زندہ لوگوں میں اور کسی جگہ نہیں ملتی۔

وَذَلِكَ فَحْشٌ اِنَّهُ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ۔ مَتَّعْنَا  
اِنَّهُ بِطَوْلِ حَيَاتِهِ وَبَرَكَاتِ خَلْقِهِ۔ آمین:-

## صدر انجمن احمدیہ کانیامالی سال

### بقایا دار جماعتوں کی خدمت میں گزارش

صدر انجمن احمدیہ قادیان کانیامالی سال یکم مئی سے شروع ہو چکا ہے۔ گذشتہ مالی سال میں مجموعی طور پر صدر انجمن احمدیہ قادیان کی آمد کی پوزیشن بفضلہ تعالیٰ بہتر رہی ہے۔ جن جماعتوں نے اپنے گذشتہ مالی سال کا بجٹ آمد چندہ جات پورا کیا ہے نظارتِ ہذا اُن کے تعاون کی ممنون ہے۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی جملہ احباب اور جماعتوں کو بڑھ چڑھ کر خدمتِ سلسلہ اور قربانی کی توفیق بخشے۔ آمین۔

بجٹ وصولی اور بقایا کا جماعت وار جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی متعدد جماعتیں ایسی ہیں جن کی وصولی گذشتہ مالی سال میں متوقع بجٹ کے مطابق نہیں ہوئی اور چند ایک جماعتیں ایسی بھی ہیں جن کی وصولی میں کافی کمی ہے۔ ایسی جملہ بقایا دار جماعتوں کے نام نظارتِ ہذا کی طرف سے سال رواں کے مشخصہ بجٹ کے ساتھ بقایا کی اطلاعات بھی بھیجی جا رہی ہیں۔

بقایا جات کی ادائیگی کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ارشاد فرماتے ہیں کہ:-  
”میں اُن دوستوں کو جن کے ذمہ بقایا ہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے بقاے جلد ادا کریں۔ وہ مجھے یہ بات یاد نہ دلائیں کہ اس وقت مشکلات بہت زیادہ ہیں۔ یہ بات تو ہر شخص کو معلوم ہے۔“

بیز حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-  
”یاد رکھو مجھے روپیہ کی ضرورت نہیں میں اپنے لئے تم سے کچھ نہیں مانگتا۔ میں خدا تعالیٰ کے لئے اور اس کے دین کی اشاعت کے لئے مانگ رہا ہوں۔ اگر تم چندہ میں حصہ نہیں لو گے تو خدا تعالیٰ اپنے دین کی ترقی کا سامان کر دینگا مگر میں اس سے ڈرتا ہوں کہ تم دین کی ترقی میں حصہ نہ لے کر گنہگار نہ بن جاؤ۔“

لہذا حضور رضی اللہ عنہ کے مندرجہ بالا ارشادات کی روشنی میں ضرورت اس امر کی ہے کہ احباب جماعت اور تہذیب و تمدن مال اس نئے شروع ہونے والے مالی سال میں ایک نئے عزم اور ارادہ کے ساتھ اس مالی فرض کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمادیں اور ہر جماعت کے دوست یہ کوشش کریں کہ اُن کا آئندہ قدم ترقی پر ہو اور جن جن جماعتوں میں گذشتہ مالی سال میں کچھ کمی تھی وہ غفلت ہوئی ہے اس سال میں وہ اپنے بقایا جات کو صاف کر کے سابقہ کوتاہی کا ازالہ کر سکیں۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

## درخواست دعا

خاکسار کے تایا مکرم حاجی محمد محسن صاحب یا دیگر عرصہ دراز سے گلے کی تکلیف میں مبتلا ہیں ایک ہفتہ سے یہ حالت بہت نازک ہو گئی ہے۔ تمام احباب جماعت سے موصوف کی کامل و عاجل شفا یابی کیلئے درمندانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔ خاکسار یثارتِ اخوند متعلیم جامعہ احمدیہ قادیان

## سپیشل کمپوٹ

### جن کے آپ عرصہ سے متلاشی ہیں!

مختلف اقسام، دفاع، پولیس، ریلوے، فائر سروسز، ہیوی انجینئرنگ، کیمیکل انڈسٹریز، مائنز، ڈیزل، ویلڈنگ سٹاپس اور عام ضرورت کے لئے دستیاب ہو سکتی ہیں!

## گلوبل ریڈیو انڈسٹریز

سٹوروم

انس وینکٹوری

۱۔ پرچورام سرکار لین کلکتہ ۱۵ } نام کا پتہ } ۳۱ لوٹوچیت پور روڈ کلکتہ ۱۵  
فون نمبر ۳۲۴۲ - ۲۳ } گلوبل ایکسپورٹ } فون نمبر ۳۲۴۲ - ۲۳

## پرست خیال فرمائیے

کہ آپ کو اپنی کار یا ٹرک کے لئے اپنے شہر سے کوئی پرزہ نہیں مل سکتا اور یہ پرزہ نایاب ہو چکا ہے۔ آپ فوراً ہی طور پر نہیں لکھتے یا فون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ رابطہ پیدا کیجئے۔ کار اور ٹرک پٹرول سے بچنے والے ہوں یا ڈیزل سے۔ ہمارے ہاں ہر قسم کے پرزہ جات دستیاب ہو سکتے ہیں۔

## الورڈرز ۱۶ مینگولین کلکتہ

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA - 1

تارکاپتہ "AUTOCENTRE" { فون نمبر 23 - 1652 }  
23 - 5222



# The Weekly Badr Qadian

KHILAFAT NUMBER

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

اجہاب جماعت کے نام ایک ضروری پیغام

۱۹۵۹ء میں سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے اپنی علالت کے آغاز میں جماعت کے تمام افراد کے نام ایک نہایت درجہ اہم اور ضروری پیغام تحریر فرمایا جس میں آپ نے افراد جماعت کو مختلف اہم امور کی طرف ناصحانہ رنگ میں توجہ دلائی۔ احباب کے ازدیاد ایمان اور اس کی اہمیت کے پیش نظر حضور کے اس روح پرور پیغام کا ایک اقتباس ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

حضور فرماتے ہیں :-

”اے دوستو! میری آخری نصیحت یہ ہے کہ سب برکتیں خلافت میں ہیں۔ نبوت ایک ریح بوقی ہے جس کے بعد خلافت اس کی تاثیر کو دُنیا میں پھیلا دیتی ہے۔ تم خلافت حقہ کو مضبوطی سے پکڑو۔ اور اس کی برکات سے دُنیا کو متمتع کرو۔ تا خدا تعالیٰ تم پر رحم کرے اور تم کو اس دُنیا میں بھی اُونچا کرے اور اُس جہان میں بھی اُونچا کرے۔ تا مگر اپنے وعدوں کو پورا کرتے رہو۔ احمدیت کے مبلغ اسلام کے سچے سپاہی ثابت ہوں اور اس دُنیا میں خدائے قدوس کے کارندے بنیں۔ کیا ہمارا خدا اتنی طاقت بھی نہیں رکھتا جتنا کہ حضرت مسیح ناصریؑ رکھتے تھے مسیح ناصریؑ تو ایک نبی تھے اور محمد رسول اللہ ﷺ اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں کے سردار تھے۔ خدا تعالیٰ اُن کی سرداری کو دونوں جہان میں قائم رکھے۔ اور اُن کے ماننے والوں کا جہنم کبھی نیچا نہ ہو۔ اور وہ اور اُن کے دوست ہمیشہ سر بلند رہیں۔ آمین ثم آمین“

(منقول از الفضل ۲۰ مئی ۱۹۵۹ء)